احکامِ شریعت
اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی

مسلکِ اہلِ سنّت کے مطابق روزمرہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات
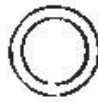
تصنیفِ لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

شبیر برادرز ۴۰ بی اردو بازار لاہور

فون ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۳۲۵۰۶

نام کتاب ———— احکام شریعت (مکمل تین حصے)

نام مصنف ———— اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی ؒ

سال طباعت ———— ۱۹۹۶ء

ناشر ———— شبیر برادرز۔ اردو بازار لاہور

قیمت ———— -/۹۰ روپے

اپنی راہ کے کس موڑ پر کج رفتار ہو جاتے ہیں۔

بے مثل قوت حافظہ

اعلیٰ حضرت کی قوت حافظہ بے نظیر تھی۔ آپ کی بے مثل ذہانت اور حیرت انگیز قوت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ تکمیل فتویٰ میں جو حضرات آپ کے معاون ہوتے جب انہیں کوئی جزئیات فقہ کتب فقہ میں نہ ملتیں تو آپ ان کی راہنمائی فرماتے اور یہاں تک فرما دیتے کہ یہ فلاں کتاب جلد فلاں کے فلاں صفحہ اور سطر میں ہے اور واقعی جب فقہ کی کتب میں وہ جزئیات تلاش کی جاتیں تو وہ واقعی اسی کتاب اور صفحہ پر ہوتیں جہاں اعلیٰ حضرت نے بتایا ہوتا۔ مولانا حسین احسان ابتدائی تعلیم میں آپ کے ہم سبق تھے۔ ان کی روایت ہے کہ "شروع ہی سے ذہانت کا یہ حال تھا کہ کبھی چوتھائی سے زیادہ کتاب اُستاد سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب از خود پڑھ کر یاد کر کے سنا دیا کرتے۔"

آپ کی قوت حافظہ کا اندازہ اس طرح بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ آپ نے افتاء وغیرہ کی مشغولیت کے باوجود صرف ایک ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ بعض لوگ آپ کے نام کے ساتھ حافظ کا لفظ لکھ دیا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ ان بندگانِ خدا کا کہنا غلط نہ ہو ہمیں قرآن پاک یاد ہی کر لینا چاہیئے۔ چنانچہ رمضان المبارک میں عشاء کے بعد تراویح میں حافظ صاحب سے پارہ سن کر دور فرما لیتے اس طرح رمضان شریف کے تیس دنوں میں پورا قرآنِ پاک حفظ کر لیا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا انعام بھی تھا اور حافظے کی کرامت تھی۔

اگر کوئی باآوازِ بلند قرآن پاک پڑھ رہا ہوتا اور اعراب کی غلطی کرتا تو آپ کتنے ہی معروف کیوں نہ ہوتے اسے فوراً ٹوک دیتے تھے اور اصلاح فرما کر یہ بھی بتا دیتے کہ وہ کس پارے کے کس رکوع کی کس آیت کے کس لفظ پر لغزش کا شکار ہوا ہے۔

بیعت و خلافت

آپ میں حصولِ روحانیت کا جذبہ فطری طور پر موجود تھا اور جونہی آپ جوان ہوئے تو اس میں خود بخود نکھار پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ لیکن رہنمائی کے لیے پھر بھی کسی رہبر کامل کی ضرورت تھی۔ چنانچہ آپ جمادی الاول ۱۲۹۴ھ میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ حضرت شاہ آل رسول کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ان

رکھا، شیخ نے اپنی ایک کتاب "الجواہر المضیۃ" پر شرح لکھنے کی فرمائش کی۔

جب آپ دوسری دفعہ حج کر گئے تو وہاں طبیعت علیل ہو گئی محرم کے آخری دنوں میں طبیعت سنبھال ہوئی تو آپ نے غسل فرمایا پھر آپ نے دیکھا کہ یکدم بادل چھا گئے ہیں حرم شریف تک پہنچتے ہوئے بارش شروع ہو گئی اسی اثناء میں آپ کو ایک حدیث یاد آگئی کہ جو بارش میں طواف کرے تو رحمت الٰہی میں تیرتا ہے آپ نے اسی وقت حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف شروع کر دیا لیکن آپ نے محسوس کیا کہ آپ دوبارہ بخار میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ مولانا سید اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک ضعیف حدیث کے لیے اپنی صحت کی پرواہ نہ کی آپ نے جواب دیا کہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر الحمدللہ امید قوی ہے۔

شعر گوئی میں آپ کا مقام

اعلیٰ حضرت کو شعر گوئی میں بھی بہت بلند مقام حاصل تھا اور آپ کی شعر گوئی مدحت رسول کے ساتھ وابستہ ہے یعنی آپ کی شاعری کا مقصد صرف نعت گوئی ہے پھر شعر و ادب میں نعت گوئی ایک مشکل صنف ہے کیونکہ عام شاعر آزاد ہوتا ہے لیکن نعت گوئی میں یہ آزادی نہیں بلکہ نعت گوئی میں ہر مقام پر تعظیم اور حدود شرع کو ملحوظ خاطر رکھنا پڑتا ہے۔ آپ کی زبان و بیان بڑی دلکش اور جاذب ہے پھر آپ نعت گوئی میں عشق رسول کے بحر بیکراں میں ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں آپ نے اپنے اشعار میں جس چیز پر زیادہ زور دیا وہ عشق رسول کی پاس داری ہے اور یہی درس آپ نے اپنی نعت گوئی میں دیا ہے کہ جب تک مسلمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو عقیدت اور محبت کا مرکز نہیں بنائیں گے وہ نجات نہیں پا سکتے۔

کلام رضا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ رسول اکرمؐ کو باطنی آنکھ سے سامنے دیکھ کر جو قلبی واردات آپ پر پیدا ہوتی ہے آپ اسے کہہ ڈالتے ہیں جس سے شعر میں سوز و محبت اور مدحت رسول کا ایسا انداز پیدا ہوتا ہے کہ ہر درد رکھنے والا مسلمان آپ کے اشعار کو اپنے دل کی گہرائیوں میں جگہ دیتا ہے۔

علوم قرآن میں مہارت

اعلیٰ حضرت کو علوم قرآن میں خصوصی مہارت حاصل تھی۔ آپ کے علم قرآن کا اندازہ آپ کے قرآن پاک کے

ہونا کہ اس کے حضور کسی کو اپنی جان کا بھی اصلاً اختیار نہ ہو۔ یہ مالکیت حقہ صادقہ محیطہ شاملہ تامہ کاملہ حضور پُرنور مالک الناس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بخلافت کبرائے حضرت کبریا عزّ و علا تمام جہان پر حاصل ہے۔ قال اللہ تعالٰے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ۔

نبی زیادہ مالک و مختار ہے تمام اہل ایمان کا خود ان کی جانوں سے۔

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ:

ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من انفسہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا ہ

(کوئی حق نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کر دیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہ ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا اولی بالمؤمنین من انفسہم۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اگر یہ معنی مالکیت جناب مجیب کے خیال میں ہوتے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مالکیت کو خلاف واقع نہ جانتے اور خود اپنی جان اور سارے جہان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملک مانتے اور اس سے زائد مرتبہ حق حقائق ہے۔ جس کے سننے کو گوش شنوا سمجھنے کو دل بینا درکار ہے۔

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ہ۔

وفوق کل ذی علم علیم ہ

ولا یلقاھا الا الذین صبروا ولا یلقاھا الا ذو حظ عظیم ہ

حدیث صحیح مسلم محض بے محل مذکور ہوئی۔ حدیث میں تعلیم تواضع ونفی تکبر ورآقاؤں کو ارشاد ہے کہ اپنے غلاموں کو عبدنہ کہو۔ نہ یہ کہ غلام بھی اپنے کو مولی کا عبد یا دوسرے ان کو ان کے عبید نہ کہیں۔ یہ ہے قرآن کہ ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرما رہا

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآىٕمِیْنَ وَالصّٰٓىٕمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾

۳۵۔ جو لوگ اللہ کے آگے سر اطاعت خم کرنے والے ہیں یعنی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ انکے لئے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ﴿۳۶﴾ؕ

۳۶۔ اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی بات طے کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے وہ بالکل گمراہ ہو گیا۔

وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

۳۷۔ اور جب تم اس شخص سے جس پر اللہ نے احسان کیا تھا اور تم نے بھی احسان کیا تھا یہ کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تم